

توانیخ ملت اسلامیکہ کا ایک سفرِ باب

سندھ کے عظیم فرزند قائد اعظم محمد علی جناح کی فہم و فراست، حکمت و دانش اور عظیم المثال بن الاقوامی سیاسی بصیرت کی بدولت ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء کو دنیا کے نقشے پر ملتِ اسلامیہ ہند کی ایک نئی مملکت پاکستان کا نقش ابھرا، یہ نقش شہیدوں کے لہو کا نقش ہے جسوں نے پاکستان کی تاریخ پوری ایک صدی کی گود میں پروان چڑھی ہے۔ یہ پاکستان مسلمانانِ ہند کی لاکھوں جانوں کی قربانیوں، بے گناہ انسانوں کی بریادیوں اور سو سالہ مسلسل جدوجہد کے عوض حاصل ہوا ہے۔

مسلمانوں نے برصغیر پر گیارہ سو سال حکومت کی۔ اس کا آغاز محمد بن قاسم کی فتح سندھ (۹۳ھ/۶۷۲ء) سے ہوا، اور اختتام حیدرآباد کی جنگ میانی (۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء) میں تالپوروں کی شکست، انگریزوں کی فتح سے ہوا۔ سندھ پر برطانوی تسلط کے بعد آخری دہائی سندھ بھٹی خاں سمیت امیرانِ تالپور کو کلکتہ میں قید کر دیا گیا۔ انگریزوں کا فاتحہ برٹنل سر چارلس مینٹر سنڈھ کا گورنر بنا۔ دیکھتے ہی دیکھتے انگریزوں نے پٹے بہ پٹے سازشوں، شاطرانہ چالوں اور مکر و فریب سے پورے ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ وہ مسلمان قوم جو گیارہ سو سال تک جس سرزمین میں حاکم کی حیثیت سے اپنا لوہا منوا چکی تھی، اپنی شان و شوکت، جاہ و حشمت کی چمک دمک اور علوم و فنون سے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر چکی تھی۔ اب غلامی کی سانس لینے پر مجبور ہوئی۔ انگریزوں نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو تنگ کرنے، ہر شعبہ زندگی میں ان کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی انگریزوں کے انتہائی مظالم کا رد عمل تھی انگریزوں کے ظلم و استبداد اور غیر ملکی حاکموں سے نجات حاصل کرنے کے لیے پورے ہندوستان کے ہر صوبے، ہر علاقے میں مختلف قومی و سیاسی تحریکیں وجود میں آئیں۔ ان تمام تحریکات کو کامیاب بنانے کے لیے ہر محاذ و ہر مقام پر اہل سندھ نے اہل ہند کے دوش بدوش جدوجہد کی سندھ میں مسلمانوں کی حکومت پر غاصبانہ قبضے کے بعد انگریزوں کے دہشتانہ و ظالمانہ رویے سے دوچار ہونے کی صورت میں نفرت و مخالفت کا جذبہ شدت اختیار کر چکا تھا۔ حکومت مغلیہ کے سخری تاجدار بہادر شاہ ظفر اور دیگر قوم پرستوں کی حمایت میں امیران تالپور نے انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے ان کو ملک سے باہر نکال دینے کی جہد میں برابر کا حصہ لیا۔ کراچی، حیدر آباد، شکار پور اور سندھ کے دیگر علاقوں میں غم و غصہ اور بغاوت کی لہر دوڑ گئی۔ انگریزوں نے انھیں ہر طرح کی اذیتیں دیں۔ بے شمار سندھی مجاہدوں نے جہم شہادت نوش کیا۔

انگریز مسلمانوں کو قومی، تہذیبی، اقتصادی، معاشرتی، دینی اور تعلیمی طور پر پکپکنے کے درپے ہوئے۔ ہندوؤں نے جو سیکڑوں سال مسلمانوں کے ظلام رہے تھے۔ مسلمانوں کے خلاف انتقام کا موقع غنیمت جان کر، انگریزوں کا بھرپور ساتھ دیا۔ ہندی مسلمانوں کی تحریک آزادی تیز تر ہو گئی، ان حالات میں سرسید احمد کی علی گڑھ تحریک نے مسلم قومیت و ہمیت کا جو چراغ روشن کیا تھا۔ اس چراغ سے جدوجہد آزادی کے چراغ روشن ہوتے رہے۔

”ہندوستان میں اسلام کے تعارف کا بنیادی سماجی نتیجہ یہ تھا کہ اسلام نے ہندوستان کے معاشرے کو عمومی اعتبار سے مترپا دو حصوں میں اس طرح تقسیم کر دیا کہ ابتدائی سے دو قومیں وجود میں آئیں۔“

(A Survey of Indian History By A. M. Paniker).

ایک انگریز مورخ کا یہ اعتراف بھی دیکھئے۔

”مسلمان اپنے قرآن اور پیغمبر کے ساتھ بالکل مختلف حیثیت رکھتے ہیں“

(Oxford History of India, P 266)

سرسید احمد خان وہ حسن قوم مسلمہ ہیں جنہوں نے نہایت واضح طور پر دو قومی نظریہ کا اعلان کیا۔
 ”ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ ان دونوں کے مذہب، تاریخ،
 تہذیب، تمدن، ثقافت اور معاشرت جدا جدا ہیں۔ ہندوؤں کے درمیان وہ
 کرمسلمانوں کا اسلامی و تہذیبی تشخص کبھی برقرار نہیں رہ سکتا۔ لہذا دیر یا سویر مسلمانوں
 کے لیے ایک علیحدہ آزاد ریاست کا قیام ناگزیر ہے۔“

سرسید احمد خان نے مسلم قومیت کے نظریے کو عملی جامہ پہنانے اور قومی و ملی مقاصد کو
 پایہ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے اپنی زندگی داری۔ علی گڑھ میں مدرسۃ العلوم ایم اے او کالج
 (جو بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بن گیا) سائنٹفک سوسائٹی انجمن محمدی، رسالہ تہذیب الافلاق
 وغیرہ جیسی تحریکیں منزل مقصود تک پہنچنے کی مختلف راہیں نکلیں۔ سندھ کے قان بہادر علی
 آفندی (۱۸۳۰-۱۸۹۵ء) سرسید کی تعلیمی تحریکات سے باخبر اور متاثر تھے ان کا درمدمدل
 بیتاب تھا کہ وہ مسلمانان سندھ کی فلاح و بہبود، ترقی و عروج کے لیے وہ سب کچھ کر گزریں جو کچھ
 سرسید مسلمانان ہند کے لیے کر رہے ہیں۔ لہذا حسن علی آفندی نے ۱۶ مارچ ۱۸۸۴ء کو سندھ
 محمدن ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے علی گڑھ میں سرسید اور ان کے رفقاء سے تبادلو
 خیال کیا۔ دارالعلوم علی گڑھ کو دیکھا۔ اسی کی روشنی میں جسٹس سید امیر علی کی تجویز پر ۱۸۸۵ء میں
 سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی قائم کیا۔ سرسید نے ۱۸۸۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس
 کی داغ بیل ڈالی۔ سرسید نے رسالہ تہذیب الافلاق جاری کیا۔ حسن علی نے ۱۸۸۹ء میں ہفت روزہ
 ”معاون“ کا اجرا کیا۔ شمس الدین بلبل نے بحیثیت مدیر ”معاون“ کو ادارے اور مضامین نظم و نثر
 لکھے وہ حسن علی آفندی کے تعلیمی، سیاسی اور سماجی مشن کو کامیاب بنانے میں بے حد مفید
 و موثر ثابت ہوئے۔ اسی زمانے میں کراچی کے علاوہ سندھ کے مختلف شہروں اور علاقوں
 سے کئی اخبارات مثلاً کراچی گزٹ، غیر خواہ لاٹکانہ، مسافر حیدر آباد، اسٹیٹ سکھ اور آفتاب وغیرہ
 جاری ہوئے۔ ان سب کی ادارت شمس الدین بلبل نے کی۔

بلبل نے طنز و فکاہیہ کالموں کے علاوہ اکبر الہ آبادی کے طرز پر سندھی میں طنزیہ و
 مزاحیہ شاعری بھی کیا۔ اللہ بخش ابوجہ نے مسدس خالی کے نتیجے میں مسدس ابوجہ لکھی۔

سرسید کے رفقا، مولانا حاکم علامہ شبلی، وقار الملک، ذاب حسن الملک کی طرح سندھ کے سرسید حسن علی آفندی کی تحریک کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں سندھ کے جن ارباب صحافت و سیاست اور ادب قلم نے اپنی نظم و نشر کے ذریعے قیام پاکستان تک جدوجہد کی ان میں شمش الدین بلبل اور اللہ بخش ایوب کے علاوہ مخدوم الشعراء الحاج محمود خادم لاڑکانہ، مرزا قلیچ بیگ، خان بہادر میاں غلام حسین، خان بہادر خداداد خان، غلام حسین چھاگلہ، سردار محمد یعقوب، دلی محمد حسن، سید رشید اللہ شاہ قندل، محمد صدیق مسافر، حکیم محمد فتح سیوہانی، شیخ عبد المجید سندھی اور مولانا دین محمد وفائی وغیرہ کے اسمائے گرامی ہماری جدوجہد آزادی کی تاریخ میں روشن میناروں کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے کئی اجلاس ہندوستان کے مختلف صوبوں میں منعقد ہوئے سندھ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کانفرنس کا سب سے بڑا اجلاس ۲۷، ۲۸، ۲۹ ستمبر ۱۹۱۹ء کو فیروزپور میں منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے تمام صوبوں کے مندوبین نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت سر رحیم بخش وزیراعظم بہادر پونہ کی۔ ارباب فیروزپور میں آرمیل خان بہادر سر شیخ صادق علی وزیر اعلیٰ خان بہادر محمد ابراہیم وزیر تعلیم کے علاوہ دیگر رہنمایان سندھ نے انتہائی جوش و خروش اور جذبہ ملی کے ساتھ حصہ لیا۔ اس کانفرنس میں ریاست فیروزپور میں نے پانچ ہزار کا گران قدر عطیہ بھی دیا تھا۔ یہ سہ روزہ اجلاس اس اعتبار سے بھی انتہائی باہم اور تاریخی ثابت ہوئے کہ اس میں اہل سندھ کے یو معاشی، معاشرتی اور تعلیمی مسائل زیر بحث آئے اور ان کے متعلق جو قراردادیں منظور ہوئیں ان سب پر ایک ایک کر کے عمل ہوا اور ہندو میں تعلیمی ترقی کا رجحان عام ہوا۔

درپور آل انڈیا محمد ایجوکیشنل کانفرنس فیروزپور میں ۱۹۱۹ء مطبوعہ آل پاکستان

ایجوکیشنل کانفرنس کراچی ۱۹۹۱ء۔

پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴-۱۹۱۸ء) میں حکومت برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کو فتح ہوئی۔

ترکی نے برطانیہ کے مخالف ملکوں کا ساتھ دیا تھا۔ برطانیہ نے اتفاقاً سلطنت عثمانیہ کا پارہ پارہ کر دیا تھا۔ اس کے رد عمل میں ہندوستان کے مسلمانوں میں انگریزوں کے خلاف غم و غصے کی آگ

بھڑک اٹھی۔ تحریک خلافت نے انگریزوں کے خلاف عدم تعاون اور ترکی کی مالی امداد کی ہم کو منظم طور پر تیز کر دیا۔ اس ہم میں صوبہ سندھ نے مولانا عبید اللہ سندھی کی زیر قیادت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہاں تک کہ سندھی عورتوں نے اپنے زیورات مولانا سندھی کے قدموں میں ڈھیر کر دیے۔ ان میں پیر جھنڈو حضرت پیر رشد اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ سرفراز خاتون تھیں۔ اللہ اللہ کیا زمانہ تھا کیا جوش و جذبہ تھا، کفر و کجی کے خلاف اسلام کی خاطر ہر خاص و عام اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار رہتا تھا۔ سندھ کے مختلف شہروں لاڑکانہ حیدر آباد کراچی بمبئی وغیرہ میں خلافت تحریک کی شاخیں بھی قائم ہوئیں۔ خلافت تحریک کو سندھ کے گھر گھر پہنچانے کی عرض سے ۱۹۲۰ء میں مشہور اخبار الوحید کا اجرا ہوا۔ اور اس کے بانی و ایڈیٹر مولانا دین محمد و نانی نے اپنے زور قلم سے دینے صحافت میں انقلاب برپا کر دیا۔

تحریک عدم تعاون کے سلسلے میں ۲۳ نومبر ۱۹۱۹ء کو خلافت کانگریس کے جلسے کا انعقاد ہوا اس میں بھی بعض سندھی اکابر سیاست نے شرکت کی۔ اس کے بعد ہی پیر رشد اللہ شاہ کی صدارت میں لاڑکانہ میں خلافت تحریک کا بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ اس عظیم الشان جلسے میں نہ صرف سندھ کے اہل سیاست نے شرکت کی بلکہ ہندوستان کے نامور اکابر قوم مثلاً مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا ظفر علی خان، عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ نے خطاب کیا اور اہل سندھ کے دل موہ لیے۔ یہاں یہ واقعہ بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ عدم تعاون کے ایام میں سندھ کے جان محمد جوہر اور کئی شخصیات نے برطانوی خطابات مراعات اور بیرسٹری جیسی اعلیٰ ڈگریاں واپس کر دیں۔

سندھ کے جن رہنماؤں نے خلافت تحریک اور عدم تعاون تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ ان میں مولانا عبید اللہ سندھی، پیر رشد اللہ راشدی، شیخ عبدالرحیم حیدر آبادی، مولانا محمد مادی سندھی، مولانا عبداللہ لغاری، شاہ بخش لاشاری، مولانا تاج محمد امروٹی، پیر تراب علی شاہ شاہ اور رئیس جان محمد جوہر کے نام تحریک آزادی ہند کی کوئی تاریخ نظر انداز نہیں کر سکتی۔ ۱۹۲۰ء کے بمبئی اجلاس کے فیصلے کے مطابق جان محمد جوہر کی سربراہی میں ست سو پچاس سندھی مسلمانوں نے تحریک عدم تعاون کی حمایت میں افغانستان ہجرت کی۔

اسی زمانے میں شیخ الہند مولانا محمد حسن ، مولانا عبید اللہ سندھی اور شیخ عبدالرحیم ندوی کی ریشمی رومال تحریک نے انگریزوں کی حکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔

مولانا عبید اللہ سندھی نے افغانستان کے حکمران امیر حبیب اللہ کو انگریزوں کے خلاف ہندوستان پر حملہ کرنے کے لیے آمادہ کر لیا تھا۔ اس سلسلے میں مولانا عبید اللہ سندھی نے شیخ عبدالرحیم سندھی کے باقوں حجاز مقدس میں حضرت شیخ الہند کو پہچانے کی غرض سے ریشمی رومال کی شکل میں تین خطوط بھیجے لیکن نہ جانے کیسے ملتان کے ایک جاگیردار رب نواز خان کی غمبزی کے باعث یہ راز انگریزوں کو معلوم ہو گیا۔ (مولانا عبید اللہ سندھی کی انقلابی جدوجہد، محمد آصف شیخ ص ۱۸، ۱۹) اس تحریک کی پاداش میں شیخ الہند، مولانا سندھی، شاہ بخش لاشاری، غلام محمد بھرگوسی وغیرہ کو قید و بند کی صعوبتیں بھی بھینی پڑیں۔

مولانا عبید اللہ سندھی کا وطن سے جلا وطن رہ کر ملکوں ملکوں طویل سفر اختیار کرنے کے واقعات، تحریک آزادی کے باب میں زیری طرفوں سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔ مولانا کے اس تاریخی سفر کا مقصد اتحاد عالم اسلام کا استحکام، انگریزوں کی آمریت، ہندو فساد کی شیطانی ذہنیت کا خاتمہ اور مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ اسلامی مملکت کا قیام تھا۔ مولانا نے کابل (افغانستان)، ماسکو (روس) انقرہ (ترکی) مکہ معظمہ و مدینہ منورہ (حجاز) اور اٹلی میں چوبیس برس کے قیام و سفر کی جاں فشانی، محنت، جدوجہد، مطالعہ، فکر و عمل، مشاہدات، تجربات، درس و تدریس اور مؤثر منصوبہ جاتی اقدامات کے بعد وطن لوٹنے کا غور و فکر اور مطمح نظر ایک نکتہ جہاں یعنی قرآنی انقلاب قرآنی حکمت کے گرد اپنا نقش چاچکا تھا۔ مولانا خود ارشاد فرماتے ہیں:

”میرا محبوب مشعلہ فلسفہ امام ولی اللہ کی تعلیم و اشاعت ہے میں نے قرآن حکیم کی بنیاد پر دینی و فکری انقلاب لانے کی سعی و جہد میں عمر عزیز کا باقی حصہ وار دیا۔“

نظیات سندھی ص ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴

نور الدین محمد جہانگیر کے عہد میں اٹھائے ہوئے دینی فتنے کو بڑی جرأت سے ختم کیا۔ آپ نے نہ صرف اکبری الحاد کا قلع قمع کیا اور ارباب حکومت کو حروبِ شیعہ اشاعت پر آمادہ کیا بلکہ عامۃ المسلمین اور علماء صوفیہ کے اطور و خیالات کی بھی اصلاح فرمائی۔ وہ ایک ایسے مجتہد دین اور مصلح اسلام تھے جنہوں نے مسلمانوں کے قلوب کو جھنجھوڑا، اسلامی معاشرے میں تانہ بگی پیدا کی اور ایک ایسی دینی مملکت کا تصور دیا جو پاکستان کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا سب سے بڑا تحفظ ہے۔

اٹھارویں صدی عیسویں میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے براعظم ہند میں معرفتِ الہی کی معرفت انتہائی موثر فکر و عمل سے تحریکِ مجددی کی تجدیدی۔ معارفِ قرآن کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ پر عمل انقلابی تحریک کی بھی داغ بیل ڈالی۔ شاہ صاحب کے بعد اس دینی و انقلابی تحریک کو ان کی اولاد شاہ عبدالقادر، شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین، شاہ محمد اسحاق اور شاہ اسماعیل شہید نے اور تیز کر دیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ کی یہ فکری و انقلابی تحریک عہدِ بہ عہدِ حاجی امداد اللہ جہا جری، مولانا رشید احمد گنگوہی، حجت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، شیخ الہند مولانا محمود حسن اور ان کے شاگرد مولانا عبداللہ سندھی تک پہنچی ہے۔

حضرت شاہ اسماعیل شہید کے پیر و مرشد حضرت سید احمد بریلوی نے انگریزوں اور سکھوں کے خلاف ان کے انتہائی مظالم روکنے اور ان کے اسلام دشمن رویے سے مسلمانوں کو نجات دلانے کی خاطر مسلسل جہاد کیا حضرت سید احمد شہید نے مسلمانوں کے دینی جذبے کو از سر نو ابھارنے مسلمانوں کی عظمت و رفعت کو واپس لانے اور سکھوں کے وحشیانہ قتل عام و غارت گری کے خاتمے کے لیے مریدوں، عقیدت مندوں اور اسلام پر جان نثار کرنے والوں کی بھاری فوج تشکیل دی اس تحریک کا ایک تاریخی کارنامہ یہ بھی ہے کہ چالیس لاکھ غیر مسلموں نے حضرت سید احمد شہید کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ سندھ نے بھی ان خادین اسلام کے دوش بدوش لڑنے کا اہل جنگ بالاکوٹ میں فیصلہ کیا سید احمد بریلوی نے ۱۸۴۳ء میں سکھوں کے خلاف اعلانِ جہاد کیا۔ اسی سال سید صاحب نے صولتے راجپوتانہ کے راستے سندھ پہنچے دلی سندھ

میر محمد اور اس کے وزراء میر کریم علی، میر مراد علی نے ان کا استقبال کیا۔ سید صاحب شکارپور اور دیگر علاقوں میں بھی گئے وہ جہاں جہاں پہنچے سندھ کے باشندوں نے اللہ کی راہ میں جان عزیز قربان کر دینے کا عزم کیا۔ وہ پیر جو گوٹھ میں حضرت سید صبغت اللہ راشدی کے ہاں ایک ہفتہ ہمان رہے۔ اس عرصے میں پیر بنگار نے ہزاروں کی تعداد میں مجاہدوں کی ایک فوج منظم کی جو ”حر“ کے نام سے موسوم ہوئی۔ سید صاحب کی پیر بنگار سے اس جہاد کے سلسلے میں خط و کتابت بھی رہی۔ غالباً حالات کے ناساز گار یا انگریزوں کی ناکہ بندی کے سبب حر فوج جہاد میں حصہ نہ لے سکی۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہوا کہ سندھ میں حردوں کی ایک فوج برابر تربیت پاتی رہی جو سکھوں کے ساتھ ساتھ انگریزوں سے بھی حصول آزادی تک نبرد آزما رہی اور حردوں کی یہ بہادر جماعت آج بھی ہر باطل کے سامنے آہنی دیوار کی طرح اپنا کردار ادا کرتی ہے حضرت سید احمد بریلوی کو ۱۸۳۰ء میں سکھوں کے خلاف پشاور میں فتح حاصل ہوئی لیکن انگریزوں کی سازشوں کی وجہ سے دوسرے محاذوں پر ناکافی کام نہ دیکھنا پڑا۔ سید احمدؒ معرکہ بالاکوٹ میں بہمنی ۱۸۳۱ء کو لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ عین شہادت کے مقام گڑھی حبیب اللہ کے پل کے نیچے دریائے کھنار کے دامن میں آپ کا سر مبارک دفن ہے (یہ وہ مقام ہے جہاں سے ایک شاہ راہ مشرق کی جانب مظفر آباد (کشمیر) کو جاتی ہے) جبکہ آپ کا جیم مبارک بالاکوٹ کے قبرستان حضرت شاہ اسماعیل شہید کے مقبرے کے نزدیک آسودہ ہیں (راقم الحروف کو بالاکوٹ کے ان مقامات کی زیارت اور وہاں کے مقامی لوگوں سے ان تاریخی واقعات کا حال معلوم کرنے کی سعادت حاصل ہے۔

حضرت سید احمد بریلوی کی شہادت کے بعد نظریہ پاکستان کا ”علم جہاد“ مولانا عبید اللہ سندھی اور ان کے جاں نثار رفقاء و تلامذہ کے ہاتھوں میں آیا جس کی تاریخ اوپر کی سطروں میں بیان کی جا چکی ہے۔

یہاں ایک تحریک کا ذکر کرنا ضروری ہے جس کا تعلق خاص اہل سندھ سے ہے وہ ہے بمبئی سے سندھ کی علاحدگی کی تحریک، ہندوؤں کی ملی جھگت سے انگریزوں نے سندھ کو بمبئی میں شامل کر دیا تھا یہ التماس نہ صرف غیر فطری تھا بلکہ تاریخی، سیاسی، لسانی، تہذیبی، انتظامی اور

جغرافیائی لحاظ سے ایک خطرناک فعل تھا۔ سر آغا خان، قائد اعظم، سید امیر علی، محمد ایوب کھڑو، سر حاجی عبداللہ بardon، میران محمد شاہ اور مر غلام حسین ہدایت اللہ جیسے بین الاقوامی اور بین الصوبائی رہنماؤں کی کوششوں کے نتیجے میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحت سندھ کو بمبئی سے الگ کر دیا گیا۔ مسلمانان سندھ کے قومی تشخص اور سیاسی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ ۱۸۸۵ء میں آل انڈیا کانگریس معرض وجود میں آئی تھی۔ یہ ہندوؤں کی سب سے بڑی جماعت تھی۔ نواب آف ڈھاکہ کا سلیم اللہ کی کوششوں سے ۱۹۰۶ء میں ان کی رہائش گاہ بمقام ڈھاکہ زیر صدارت ہنزہائیس سر آغا خان آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا یہ مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت ثابت ہوئی اور آج بھی پاکستان کی سب سے فعال و مختصر سیاسی جماعت ہے جو پاکستان کی ترقی استحکام، قومی یکجہتی و فوٹو شمائی کے لیے دن رات کام کر رہی ہے اداہیں اجلاس میں سر علی امام، راجہ محمود آباد، میاں محمد شفیع اور نواب حسن الملک جیسے اکابر قوم نے شرکت کی۔ سر آغا خان مسلم لیگ کے چھ سال صدر رہے۔ واضح رہے کہ آغا خان کا تعلق سرزمین سندھ سے تھا مسلم لیگ کے بانی نواب سلیم اللہ مسلمانوں کے بہت بڑے محسن اور مصلح تھے۔ اخلاص و انثار کا سراپا حکمت و دعائائی کی مجسم علامت تھے۔ بنگال میں مر سید احمد خاں کی تعلیمی و ملی تحریک کو موثر و فعال بنانے میں ان کا بہت بڑا حصہ رہا ہے۔ ان کے قومی کارنامے تو ان گنت ہیں لیکن ڈھاکہ میں سلیم اللہ بال نانی عظیم الشان عمارت ان کی عظیم المثال خدمات کی لازوال یادگار ہے۔

مسلم لیگ کے قیام سے ہند کے مسلمانوں میں اسلامی اخوت جذبہ حریت اور بوجوش و فروشی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ غلامی سے نجات حاصل کرنے کے امکانات روشن ہوئے مسلم لیگ کے پرچم تلے قائد اعظم محمد علی جناح کی ولولہ انگیز قیادت میں سارے ہندوستان کے مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے ان کی رہنمائی میں سیاست ثقافت، تہذیب تعلیم اور صحافت کی دنیا میں ایک بہار آفریں انقلاب رونما ہوا۔

سندھ میں ۳ نومبر ۱۹۱۱ء کو مسلم لیگ شاخ کی بنیاد پڑی۔ ۱۱ نومبر ۱۹۱۹ء کو سید اسد اللہ شاہ کے زیر صدارت اس کا پہلا اجلاس کھڑیں منعقد ہوا۔

سندھ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ لاہور قرار داد سے دو سال پہلے سندھ کے عظیم غلص رہنما

سرہاجی عبداللہ ہارون کی تجویز پر ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو کراچی میں سندھ مسلم لیگ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت قائد اعظم نے کی۔ اس جلسے میں ہر صوبے کے رہنما شریک تھے۔ شیر بنگال مولوی فضل الحق وزیر اعلیٰ متحدہ بنگال، سرسکندر حیات خان وزیر اعلیٰ پنجاب سعید اللہ خان وزیر اعلیٰ متحدہ آسام کے علاوہ سندھ کے جی ایم سید، شیخ عبد المجید سندھی، اللہ بخش سومرو وزیر اعلیٰ سندھ، پیر الہی بخش سومرو وزیر مال سندھ، مر غلام ہدایت اللہ، اور سرہاجی عبداللہ ہارون نے قیام پاکستان کے لیے قرار داد منظور کی۔ سندھ کے ہر خاص و عام نے اس قرار داد کی تائید کی اور ”بن کے رہے گا پاکستان“ کی صدا دادی مہراں کی نفاذ میں گونج اٹھی۔

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قائد اعظم کی زیر صدارت مسلم لیگ کا سٹائشنگ واں اجلاس لاہور (مقام لارڈ منٹو پاک جواب یادگار میٹار پاکستان کے نام سے منسوب ہے) میں منعقد ہوا۔ بنگال کے وزیر اعلیٰ شیر بنگال مولوی فضل حق (دفات ۲۷ اپریل ۱۹۴۲ء بمقام ڈھاکا) نے پاکستان کی قرارداد پیش کی اس کی تائید چودہری خلیق الزماں (یو پی) نے کی۔ اس قرار داد کی حمایت کرنے والوں میں جہاں اقبال، مولانا ظفر علی خان (پنجاب) نواب محمد اسماعیل (بہار) بیگم محمد علی جوہر، مولانا حامد بدایونی سید ذاکر علی (یو پی) سردار اونگ زیب خان (سرحد) آئی آئی چندر گپ (بھٹی) سر عبد الرزاق شاہ (سی پی) قاضی عیسیٰ (بلوچستان) کے نام خاص اہمیت رکھتے ہیں وہاں سندھ کے ہر ضلع کے نمائندے بھی موجود تھے اس قرار داد کی حمایت کرنے والوں میں سرہاجی عبداللہ ہارون، جی ایم سید، خان بہادر محمد ایوب کھڑو اور شیخ عبد المجید سندھی کے نام بھی کچھ کم اہمیت نہیں رکھتے۔ سندھ کے ہر دل عزیز رہنما حاجی عبداللہ ہارون کے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ انھوں نے اپنے خطاب میں حاضرین کو بتایا کہ دو سال قبل ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو سندھ مسلم لیگ قرار داد منظور کر کے اپنی سفارش آل انڈیا مسلم لیگ کو پیش کر چکی ہے۔

۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو اللہ بخش سومرو وزیر اعلیٰ سندھ نے اپنے خطابات والیس کیے ۲ مارچ ۱۹۴۳ء کو سندھ اسمبلی کے اجلاس میں جی ایم سید نے قرار داد پاکستان کا اعادہ کیا۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۴۳ء کو قائد اعظم کے زیر صدارت کراچی میں مسلم لیگ کانٹیس واں اجلاس ہوا

الہی حیدر آباد
اسی اجلاس میں جی ایم سید استقبالیہ کمیٹی کے چیمپئن تھے۔ یہ اجلاس اس اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ متحدہ ہندوستان کے ہر صوبے کے مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی شرکت کی جن کی تعداد تقریباً ایک لاکھ تھی۔ یہ وہی اجلاس ہے جس میں قائد اعظم نے خاص طور پر عورتوں سے مخاطب ہو کر کہا تھا:-

”قیام پاکستان کے لیے خواتین نے جو کردار ادا کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ انہیں مسلم لیگ کی نمائندگی کا پورا پورا حق دیا جائے۔“

قائد اعظم کے اس ارشاد سے نہ صرف سندھ بلکہ پورے برصغیر کی خواتین میں ایک نیا جوش نیا ولولہ اور نیا جذبہ پیدا ہوا۔ مردوں کے دوش بدوش تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اس تاریخی اجلاس میں جہاں نواب زادہ لیاقت علی خان (سکرٹری) ملک خضر خاں (پنجاب) سردار اورنگ زیب خان (سرحد) نواب بہادر یار جنگ (دکن) جیسی تاریخی ساری شخصیات کے نام فراہم کئے جاسکتے ہیں سندھ سے مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم نصرت مارون، بیگم طاہرہ آغا، بیگم شاہ نواز، بیگم جی اللہ، بیگم انور ہدایت اللہ، بیگم عبدالعزیز بیگم حکیم شمس الدین، بیگم محمد سخی، بیگم غلام رسول خان بھرٹوی، بیگم انصاری، بیگم شعبان وغیرہ کے نام بھی ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

قیام پاکستان کے لیے جہاں سندھ کے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں نے حتی المقدور حصہ لیا وہاں شاعروں ادیبوں اور صحافیوں کا کردار بھی مثالی رہا۔ انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے ملت اسلامیہ سندھ میں اسلامی مساوات دینی وحدت، قومی یکجہتی اور اخوت و محبت کے جذبات کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ عوام میں خود اعتمادی خود شناسی و خود شناسی اور آزادی وطن کی ترغیب کی روح پھونک دی۔

مرید احمد خان اوجس علی آفریدی کے عہد کے ارباب ادب و سیاست کا ذکر کیا جا چکا ہے ان کے عہد سے قیام پاکستان تک کی مدت میں ان کی جدوجہد کی داستان طویل ہے۔ ایک علیحدہ مضمون میں ہی ان کا احوال سمیٹا جاسکتا ہے یہاں صرف چند رسائل و اخبارات کے ناموں پر اکتفا کیا جاسکتا ہے۔ دین محمد وفائی کے اخبار الوحید کراچی اور ہلال پاکستان حیدر آباد

کے علاوہ تحفۃ الاعباب، سندھ ہمارا، الحج، الہلال، مسافر، تعلیم وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔
پیر علی محمد راشد اور میر بخش جتوئی کے احسانات بھی یاد رکھے جائیں گے۔ سندھ میں علامہ اقبال
کی قومی و ملی نظموں کے منظوم تراجم بھی بے حد دلپذیر و موثر ثابت ہوئے۔

۹ دسمبر ۱۹۴۶ء میں سندھ اسمبلی کا انتخاب اور اس میں مسلم لیگ کی سو فی صد کامیابی کے
بعد ۲۰ جون ۱۹۴۷ء کو سندھ اسمبلی نے ایک خصوصی میں پاکستان میں صوبہ سندھ کی شمولیت کا
کا تاریخی اعلان کر دیا۔ اس طرح سندھ برصغیر کا وہ پہلا صوبہ ہے جو سب سے پہلے پاکستان میں
شامل ہوا۔

رب العزت جو سب سے بڑا رحیم و کریم ہے اس کے اکرام و انعام کی بدولت ہم اگست ۱۹۴۷ء
کی صبح جنوبی ایشیا میں ایک نئی اسلامی مملکت خدا داد پاکستان کا سورج طلوع ہوا۔ غلامی کی
زنجیریں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پارہ پارہ ہوئیں۔

سارے عالم اسلام کے لیے یہ نیا ملک اللہ کی سب سے بڑی رحمت و نعمت ثابت ہوا۔
صرف سندھ اور پاکستان بلکہ پوری اسلامی دنیا میں اس آزادی کی خوشیاں منائی گئیں
یہ فخر سندھ کو حاصل ہے کہ پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی و سیاسی مرکز کراچی بانی پاکستان
قائد اعظم محمد علی جناح کا مولد و مسکن ہے۔ پاکستان کا پہلا دار الخلافہ کراچی قرار پایا۔ پاکستان کا
سبز مہللی پرچم سب سے پہلے کراچی میں لہرایا گیا۔ قائد اعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے
غلام حسین ہدایت اللہ نے سندھ کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا قیام پاکستان
کے لیے اہل سندھ کی جدوجہد و توارخ ملت اسلامیہ کا ایک سنہرا باب ہے۔